ڈاکٹریٹ اور ایم فل کے طلبہ نے مشہور عراقی محقق ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری اور بعض دیگر اساتذہ کی زیر سرپرستی مدینہ یونی ورسٹی اور بعض دیگر یونی ورسٹیوں میں تیار کیے۔

زیر تبصرہ کتاب بھی اسی سنہرے سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ بنیادی طور پر یہ ایک تحقیقی مقالہ ہے جو ایک ہندی نژاد سعودی طالب علم ڈاکٹر عبدالعزیز نورولی نے مدینہ یونی ورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کرنے کے لیے' ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری اور ڈاکٹر سعدی الہاشمی کی زیر سرپرستی تیار کیا۔ اس مقالے کا موضوع قرن اول کے واقعات سے متعلق تاریخی روایات میں شیعی اثر کو اجاگر کرنا اور جن شخصیات پر خواہ مخواہ تشیع کا الزام دھرا گیا ہے' ان کی حقیقت واضح کرنا ہے۔

کتاب کے مباحث اس طرح ہیں: شیعیت کی ابتدا اور ان کے بنیادی عقائد' غالی شیعہ راویوں کا تذکرہ۔ بعض ایسے راویوں کا ذکر (جن پر خواہ مخواہ شیعہ ہونے کی تہمت لگائی گئی) اسی طرح بعض اہل سنت (جن پر شیعیت کا جھوٹا الزام لگایا گیا) اور شیعہ مورخین کا تذکرہ اور عہد نبویؐ اور خلافت راشدہ کے واقعات و روایات میں شیعی اثرات (ان میں سے اہم ترین واقعات یہ ہیں: حضرت ابوبکرؓ کی خلافت' غدیر خم' سقیفہ اور بیعت حضرت ابوبکرؓ' حضرت اسامہؓ کی فوج کی روانگی' ارتداد' حضرت عثمانؓ کا بحیثیت خلیفہ انتخاب' شہادت حضرت عثمانؓ' بیعت حضرت علیؓ' واقعہ جمل' جنگ صفین اور ثالثی کا واقعہ' جنگ نہروان)۔ خلافت امویہ میں پیش آنے والے واقعات کی روایات میں شیعی اثر کا جائزہ۔ (اہم وقعات: خلافت حضرت معاویہؓ و یزید' حضرت حسنؓ کی وفات' حضرت حجر بن عدی کا قتل' واقعہ کربلا و شہادت حسینؓ' واقعہ حرۃ اور محاصرہ مکہ' کعبے پر منجنیق سے حملہ' مرج رھط' توابین مختار ثقفی' حضرت مصعب بن زبیرؓ' عبداللہ بن زبیرؓ اور عبدالرحمٰن بن اشعث کی بغاوتیں وغیرہ)۔

اردو زبان میں جذباتی اور مناظراتی لٹریچر کی کمی نہیں ہے۔ عربی سے اردو میں تراجم بھی خوب آ رہے ہیں لیکن تحقیقی اسلوب دینے والی کتابیں شاذ و نادر ہی ترجمہ ہو کر آتی ہیں۔ کاش تحقیقی کتابوں کی طرف بھی ہمارے مترجمین کی نگاہیں جائیں تاکہ ہماری سوچ کا معیار بلند ہو۔ یہ کتاب تاریخ کے میدان میں قابل ذکر خدمت ہے۔ (عبدالمتین منیری)

Islam in The Balkans [اسلام' بلقان میں] مدیر: ظفر اسحاق انصاری۔ ناشر: ادارہ تحقیقات اسلامی' پوسٹ بکس ۱۰۳۵' اسلام آباد۔ صفحات: ۵۸۰۔ قیمت: درج نہیں۔

۱۹۹۲ میں جب بوسنیا ہرزے گووینا یورپ کے سیاسی نقشے پر ایک آزاد ریاست کی حیثیت سے ابھرا تو مسلمانان عالم کی توجہ جنوب مشرقی یورپ کے علاقے میں مسلم تہذیب و تمدن کے اس مرکز کی طرف ہوئی۔

اس سے قبل بلقان کی طرف ہندی مسلمانوں کی توجہ علامہ اقبالؒ کی نظموں کے ذریعے مبذول ہوئی تھی اور ریاستوں کے حصے بخرے ہونے کے عمل کے لیے انگریزی زبان میں بلقانائی زیشن (Balkanisation) کا محاورہ بن گیا تھا۔ اب یوگوسلاویہ ٹوٹنے کے نتیجے میں ماضی کی یہ مسلم ریاست وجود میں آئی تو مغربی طاقتوں کو ایک آنکھ نہ بھایا کہ یورپ کے قلب میں یہ زندہ رہے۔ چنانچہ حقوق، جمہوریت اور رواداری کے سب سبق بھول کر برطانیہ، جرمنی، فرانس، روس اور امریکہ کی سرپرستی میں قتل و غارت، خونریزی اور مظالم کے ایسے ایسے واقعات ساری دنیا نے دیکھے کہ الامان والحفیظ۔ سلام ہے بوسنیا کے مسلمانوں پر کہ انھوں نے آگ اور خون کے دریا سے گزر کر بھی اپنی آزادی کا دفاع کیا۔

ادارہ تحقیقات اسلامی نے ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری کی راہنمائی میں مسلم تہذیبوں کے مراکز کے مطالعے کے سلسلے میں (اندلس ۱۹۹۰، وسط ایشیا ۱۹۹۳) سرکاری اداروں کی روایت سے ہٹ کر، ۲ سال کی محنت کے نتیجے میں بلقان پر ایک غیر معمولی وقیع، تحقیقی کاوش پیش کی ہے۔ یہ ادارے کے تحقیقی مجلے Islamic Studies کا ایک خصوصی شمارہ ہے، جس میں اس علاقے کے تاریخی پس منظر، سیاسی، مذہبی، معاشی، تعلیمی اور ادبی صورت حال اور بین الاقوامی سیاست کے حوالے سے مستقبل کے امکانات کا نہایت گہرا مطالعہ کیا گیا ہے۔ بوسنیا کے دو نامور اہل علم اسماعیل بالک (Ismail Balic) اور انتونیزوک (Anto Knezvik) نے مہمان مدیر کی حیثیت سے کام کیا ہے اور خود مقالات لکھنے کے علاوہ اس شمارہ خاص کی منصوبہ بندی اور ادارت میں مسلسل شریک رہے ہیں۔ ۲۲ مقالات کی اس کہکشاں میں ہر ستارہ ہی اپنی آب و تاب رکھتا ہے مگر ہمارے قارئین کے لیے لکھنے والوں میں ایک معروف نام عطاء اللہ گوپانسکی کا ہے، جن کا مضمون البانیہ پر ہے۔ چند مقالات فرانسیسی سے ترجمہ کیے گئے ہیں۔ سولھویں سے اٹھارھویں صدی تک بلقان کے کلچر پر پپاوک (Papavic) کے مقالے میں اس دور کی شاعری کی جھلکیاں اور اس طرح کے قصے کہانیاں ہیں جو مسلمانوں کا مشترک سرمایہ ہیں اور بہت لطف دیتی ہیں۔ اس مقالے میں دور عروج کی علمی سرگرمیاں، تعمیرات اور خطاطی، کیا کچھ نہیں ہے۔ ایک مقالے میں ایک تحریک تصوف کا تذکرہ ہے۔ ایک تفسیر قرآن پر ہے۔ ایک میں سربیا کی اسلام دشمن پالیسی کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ ایک میں نئے ورلڈ آرڈر میں نسل کشی کی سیاست کا بیان ہے۔ عثمانیوں کے نظام تعلیم پر ۳۶ صفحات کا نہایت قیمتی مقالہ ہے۔ عزت بیگووچ کی کتاب کا مطالعہ ہے اور اس کے علاوہ متعدد دیگر مقالات! سچ یہ ہے کہ بلقان کے مسلمانوں نے اسلامی ریاست کا خوب تحفظ کیا ہے اور اسلامی تہذیب کے ارتقا اور اسلامی فکر کی نشوونما میں نہایت بھرپور اور وقیع حصہ لیا ہے۔

تبصرہ نگار سوچ رہا ہے کہ اس قیمتی کاوش کو پڑھنے والے ہمارے ملک میں کتنے ہوں گے؟ یقیناً بیرون